REGISTERD NO. A.785



M.B. Khan Artist — ممتاز المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و اڈیٹر چھپکر شائع ہوا — Lucknow

قیمت فی پرچہ ۴ر

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشق کیا دو گا نہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانہ پر نیازمند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۸

مضامین غیر

۱۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء

"چور نگا راگ"

ہے خبر گرم کہ وہ سیکھ رہا ہے چوٹ
اب زمانے کو تعجب نہیں کرتے سچوٹ
بچکا نظریں بھی پیری میں چلا ہے چلتا
سعی کرتے ہیں منگانے کی وہ ناحق سرپٹ
ڈھنگ دیتی ہے سبار وزجو آتے جاتے
اڑکے جاتا ہو پچنے نہ کہا منہ پہ تمہارے چوکٹ
اک عجب قہر ہے جس میں لعنت ہے کی آگن
وہ کہ کمبخت دل زار کو جاتی ہے الٹ
چونک اٹھتا ہوں شب وعدہ میں سوتے سوتے
کبھی دھوکے سے جو سنتی ہے کسی کی آہٹ
تم نہ دیرے میں نہ نکلو کو گھر سے باہر
بھوت کی طرح نہ پیچھے سے کوئی جائے لپٹ
دیکھ بھی دوا ہیں بگڑا کے گرے دم سے قریب
پھر اپنا دل کر جو وہ مارے دولت
ناک ہو ناک جو دو ناک پہ ہے کا جرت بڑی
ہے مگر خوف کہ سوتے میں کہیں جائے نہ کٹ
آج ہی بھر کے مئے بزم پلا دے ساقی
دیکھ! رہ جائے صراحی میں نہ باقی تلچھٹ

نصائح سے میں تو گھبرا جاتا ہوں دلیل
جانے کس طرح سے رہتے ہیں گیا نالگا الٹ
ایک مصرعہ نہ پڑھا جانے سنتا یا اپنا
پیش کرتے تو ہاں مسٹر گرس کے کرتا لگ جھپٹ
راقم

سرکوب فتحپوری

انقلاب و روغنی

"افسانہ"

مولانا پنچ۔ آپ نے ایک کالم میں یہ انقلاب کا خلاصہ نتیجہ یوں لکھا ہے کہ ڈ ہیلے سے بینڈ کی اور بینڈ کی سے بشیر بنتا ہے اینجانب نے اس سے عجیب غریب قصہ دیکھا۔ بات یہ ہے عام بلا دست کی ایسے کہتے ہیں وہ دنیا انقلاب کا دوسرا نام ہے خود جگر لگا کے ایک حالت بری کم ہو جاتی ہے۔ گرمیاں ختم ہوئیں تو جاڑا آگئی اور برسات گئی تو جاڑے نے صورت دکھائی سال بھر کے بعد پھر وہی دور۔ کون کہتا ہے کہ وہ کمال ہے ایسی دور تسلسل نہ ہوتا تو منتہ کی قوم میں اتوار کیونکر تھی ہوتی۔ الغرض یہیں سے مستقل طور انقلاب ہے۔ اینجانب بچپنے سے جوان اور جوان سے ادھیڑ اور ادھیڑ سے ضعیف ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے بعد ہزار بار جی کے مرض پھر بھی بچپن لیٹ کے نہ آئے گا شباب تمہہ نہ دکھائے گا۔

خیر انقلاب گیا ایسی تیسی میں یہاں مطلب اس انقلاب سے ہے فلک نے ایک مفلس کو تونگر کے جو بنا کھایا تو وہی کاسہ گدائی ہاتھ میں دے دیا جسکی سیادت جام زریں سے ہو چکی تھی۔ اگرچہ مجبور ہے میں ہو کے محلوں کا خواب اب بھی دیکھتا ہے مگر کیا؟ آب۔ نہ و تیر از کمان جستہ ہے۔

تفصیل اجمال یہ ہے کہ ایک ہیں خیر خاں ذات کے میاں فرحت اللہ کے فرزند دلبند جگر بند گلفند زرخرید ان کی ماں کے بارے میں صرف اسقدر معلوم ہے کہ وطن میں نہایت ہردلعزیز تھیں لیکن میاں فرحت اللہ کے زیور ہوش ہونے میں کوئی کلام نہیں جنہوں نے بیک کی

کمائی لڑکے کی تعلیم میں صرف فرمائی اور اس غرض کی چوکھٹ چند ایسے اس فکر میں پڑے کہ یہ بیٹا کس دربار میں جڑی جائے۔ جس طرح پیشہ ور گدا گر بھوک برتنے میں مشاق ہو جاتا ہے اسی طرح ہر دلعزیز صورت بھی ہیں ماں باپ کے خلقی اثر اور زندہ رشتہ کے طبعی رجحان سے آخر صاحبزادے اس حد سے پہونچ گئے جہاں دروغ اسے شتق ہے اور سب عزت ہیں دارو مدار کرتے ہیں۔ آپ جانئے وہ مجبوروں کے پس مانس میں سے جو مقطر دروغ برآمد ہوا ہو گے سچائی اور نیکی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہر جگہ دروغ فروغ نہیں پاتا۔ وہ مجبور اپنے مخلصوں سے سچ بولنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہاں جھوٹ کے جادو چڑھے تو صاحبزادے نے اپنے افسروں اور ہم پایہ دوستوں کو بھی ان پر سوار کرا دیا۔ فرزانگی اور جھلی کمینگی کی بادہ زبان کی قینچی پر ہمیشہ سے رکھی گئی تھی۔ عہدے کی جہانگیری نے اسے اور تیز کر دیا ہوا یک سے دو دست قربت کی بہت قربت کی عادت بڑھی اور افسروں کا دامن تھامنے لگی بھلا افسر کیوں برداشت کرتے ایک روز کسی بدمزاج افسر سے سابقہ ہو پڑا تو اسنے بوٹ کی ٹھوکر پر رکھ لیا ساری پٹھانی شان نکل گئی۔ مشہور تو یہ ہے کہ نوجوانی سپرد ہوئے مگر ہمیں شک ہے کیا معنی کہ ہمارے دوست کی والدہ محترمہ کا اثر اس وقت زائل ہوا تھا انکے نہ ہونے کا وار خالی کیونکر جاتا۔ جان بچی اور لاکھوں پائے رشوت

اور ولی ساتھ گاڑی تیار ہے۔ کوٹ پتلون ہیٹ کسی چیز کی کمی نہیں کچہری کا وقت بھی ہے تعطیل بھی نہیں خدا نے منہ پر آنکھیں دی ہیں اور یہ انصاف کی کرسی نے آپ کو اسے تو یہ آپ نے انصاف کی کرسی کو رونق بخشی ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے آخر یہ ہے کون سا انصاف۔ کیا کوئی غریب سلسل البول میں مبتلا نہیں ہوتا۔ کیا بیماری کسی کے قابو کی چیز ہے۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ مجبوری و اختیاری میں فرق نہ ہو۔ کیا یہ خدا کی بنائی ہوئی زمین پیشاب کا تحمل نہیں کر سکتی ہے

گرم تماشے ہائے مدامیں بازار

کیا یہ شخص کبھی اور کبھی جھوٹ بولا تھا جو آج اس کی بات جھوٹ کی دھار میں بہا دی جائے! جی حضرت بندے نے اسی لیے پوچھا تھا کہ ادھر کا رخ ہے۔

ترسم کہ بہ کعبہ نرسی اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست

اللہ رے آپ کے سخت اور پیچیدہ معاملے۔ اے حضرت اول تو میونسپل کے بائی لاز کوئی خدائی سند نہیں رکھتے دوسرے اگر مجبوری ہو تو سنڈاس یا نالی کے قریب بھی کوئی نہ جائے۔ پیٹ سے گندہ مواد خارج کرنا اور خوشبو کے عوض بدبو دماغی ایذا کا تحمل ضرورت کرواتی ہے۔ زیادہ درست زیادہ یہ کہ آپ تنبیہ کر دیجیے تاکہ دوبارہ [illegible] جان کی بیٹیوں میں یہ خوشبودار تیل نہ پڑے۔ واللہ انصاف یہ نہیں ہے۔ بندے کے جواب کا سوال اے آہ یہ سوال کا جواب یہ تھا کہ بھی جاتے ہیں گوسے تل کے موت میں پڑتے اور اس طرح کے دو دو تتہ بل ادا کرنے۔

کیوں حکیم صاحب کہاں چلے:-

— کیا معنی؟

— یہی کہ بارہ بجے ہیں شب کا وقت ہے پانی برس رہا ہے ایسی حالت میں جناب والا کی ذات کو ناچ کس نصف ضعیف پر گرنے چلی؟

— لاحول ولا قوۃ۔ آپ بھی مجھے کچھ و معلوم ہوتے ہیں۔ اے جناب کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں خادم الطبیبہ طبابت پیشہ انفع الناس فرد ہوں۔ آپ دیکھیے یہ زمانہ ہے مگر نفع رسانی خلق کا مانیا اس وقت بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ مرزا اجل سید کو تو آپ جانتے ہی ہیں وہی جنگی خاندان کی حیثیت خاندانی معالج ہونے کے شبہ استیصال کل کر چکا ہے۔ خدا بخشے عجب آدمی تھے انھوں نے مرتے دم وصیت کی تھی کہ چاہے جو کچھ ہو خادم انکا حکیم مرگ مفاجاۃ کو میرے وارث ہیں وہ پیہ لے [illegible] کیا وہ کہ دست شفا انھیں غیب سے حاصل ہے مریض بچتا نہیں کان دراے ایک ہی گھونٹ میں مردہ زندہ گور سے جا ملتا ہے۔ میں اپنے عزیز فرزندوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کا فراق مجھے دم بھر گوارا نہیں حکیم صاحب موصوف اگر عنایت فرمائیں گے تو سال ہی بھر میں بحمد اللہ تمام خاندان کے افراد مجھ سے آ ملیں گے۔ لیکن جناب ان مرحوم کی وصیت کا نباہ ہے جو اس وقت تکلیف اٹھائی اور اصل تو یہ ہے کہ حکیم پیرو جب سے خدمت مرضی خواہ نفع دنیا ہو یا لہو۔ انکے ماسوا ان مرحوم کے بعض عزیز علاوہ مشاہرہ مقررہ کے غیر معمولی وقتوں میں طلب کرتے ہیں تو انھیں علیحدہ سے دیتے ہیں جو شاعر ہیں مجبور نہیں ہوتی۔ واللہ جو شخص طبیب ہے اس کے فرائض نہایت سخت ہیں۔ اگر مرزا بھی ہو تو دوسرے بیمار کو مداوا اسپر فرض ہے؟

— سچ کہا آپ نے۔ بندہ کا ایک عثمانی پڑوسی بالکل جاں بلب ہے اگر واپسی کے وقت اسے بھی ایک نظر دیکھ لیجیے تو سبحان اللہ؟

— جی کیا فرمایا۔ آداب عرض ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مرزا اجل رسیدہ کا پورا مر جائے اور فیس کی رقم میں نقصان ہو اور واپسی کے وقت تو میں اتنا خستہ ہو جاؤں گا کہ بیان سے باہر ہے۔ مجھے سچ اسکی بیماری کی اطلاع ہوئی تھی مگر سواری نہ ہونے کی وجہ سے نہیں گیا نہ کوئی بلانے آیا۔

— درست ہے قبلہ۔ درست ہے۔ تین میل کی مسافت آپ اس وقت طے فرما رہے ہیں۔ اور پڑوسی کی دیکھ بھال جو آپ کے حکمت کدہ سے دو قدم کے فاصلے پر ہے آپ کی شرط ہے کہ سواری آنے اور طلب کرنے کا انتظار ہے۔ بس دیکھی آپ کی خدا ترسی۔ مجھے اس وقت حضور کی نقل و حرکت کا سبب معلوم تھا۔ یعنی چنیں شکل ہے اس کے جنون سے کون فرد بشر خالی ہے۔ ہنوز کوئی کیوں وہ دکھوں آرام سے [illegible] جان بوجھ کے اس لیے پوچھا کہ دیکھیں آپ کو خدا ترسی کی بیماری ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ نہیں ہے آپ بالکل اچھے خاصے ہیں۔ معرف کو اول ہیں سے

با کوری باطن چہ کند دیدۂ ظاہر
نرگس ہمہ چشم است و بینائی نیست

خدا آپ کی حکمت سے بچائے ابھی جب ماہ دیہات پر چل رہے ہیں وہ سید بھی جہنم کو جاتی ہے جب ہی تشریف لیجائیے۔

ابھی دولہا میاں کدھر چلے۔

— واہ حضور آپ دیکھ رہے ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہوں پیچھے شہ بالا بیٹھا ہے ڈھول ڈھماں بجتا ہوا ہے زنانی سواریاں ساتھ ہیں۔ حضور بھی [illegible] گردن کو دوات سوجھے بھلا یہ بھی کوئی سوال ہے۔ یہ بھی دیکھیے تو سمجھیے کہ شادی ہے دولہن بیاہنے جاتے ہیں [illegible] مزے اٹھائیں گے۔

— جی ہاں سچ ہے ہیں کو راہ دروازہ ہیں مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ شادی کا آل بھی جانتے ہو یا نہیں۔ تین تین روز کے مزدور ہو۔ [illegible] میں سامنا نہیں [illegible] مہاجن بھلا کیا کماؤ گے کیا کھاؤ گے کیا کھلاؤ گے اور جو کہیں ایک آدھ بچہ پیدا ہو گیا تو اسکی پرورش کا بار کس طرح اٹھاؤ گے۔ بیٹا سچ پوچھو تو ہم [illegible] تم زندہ ہو [illegible] تو دوست دیکھ کے [illegible] شکر [illegible] تھے۔ جانی یہ شادی نہیں بربادی ہے اس سے ذرہ ذرہ پچھتاؤ گے۔ فی النکاح فرح شہر [illegible] اور تمام عمر کا غم [illegible] خیر ہوگا [illegible] اب ہم جانتے ہیں کہ تم [illegible] ہم نے جو پوچھا کدھر چلے تو کیا بجا کیا؟

اور چھوٹا پھرنے پھولیں و تھیں پیش کرنے لگے۔ پچیس تیس ہزار کے وارے نیارے ہوئے۔ روپیہ وصول ہو گیا۔ اب وہی ٹھگے کے میاں پھکو خاں پر خدا رکھے "روغن" کرانے آگے ہیں ایک مرحلہ آسان ہے۔

لیکن عاصی مضمون نگار اب وہ بات کہتا ہے جو پہلے کبھی نہ تھی یعنی ورد نگوڑی ٹوپی میں اتنی روغن کی گنجائش نہیں جتنی کہ ایک چلتے ہوئے نو وارد سید آدمی میں ہے۔ جعلی نام لیتے ہی ڈرتا ہے کہیں کوئی بڑا لیڈر ناراض نہ ہو جائے۔ خیر کیا یار کیجیے گا اس صیغہ کا نام بھی سن لیجیے۔ حضرت اس کا نام ہے مذہبی اور قومی خدمت۔ ہمارے پھکو خاں خاموش بیٹھنے والے آدمی نہ تھے انھوں نے جھٹ انسدادی ایسوسی ایشن ہند کے مبارک نام سے ایک انجمن کا رجسٹر کھولا۔ آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے ہمدردان قوم نے انجیل [illegible] کی آواز سنی اور سنتے ہی منڈلاتے۔ پروانوں کی قسمتیں [illegible] ٹوٹ پڑے۔ ایک طرف بتا دو کی آواز اصلاح کی دوش میں [illegible]

حسب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

نوٹس تعمیل دکھانے وجہ کے (بذریعہ نمونۂ عام)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] ء

[illegible] صاحب [illegible] ساکن [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل و ضلع [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] عدالت میں گزارش ہے کہ ڈگری [illegible] جاری ہے۔ [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بعدالت یا معرفت کسی وکیل کے [illegible] ء کو اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ [illegible] اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

آج بتاریخ [illegible] ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

وقت حاضری [illegible]

بازار گرم ہوا دوسری طرف جوق جوق [illegible] نوجوں نے خاتم طلائی [illegible] کو [illegible] پکڑ لیا جس دجل [illegible] کی مجاست آئی "زور بیاد مرید [illegible]" [illegible] کی صدا سنتے ہی دیوانہ ہوا۔ حدیث و ارشاد شیطانی کا وہ [illegible] تھا اور ہمارے میاں پھکو نے ایک ایسا رنگا سیار [illegible] کی چڑیا ہو [illegible] رسل و جل۔ میاں پھکو سار روغ بات [illegible] شاہ بے پیر کرتے وہ کیوں نہ دن دہاڑے جلا کے کی معراج پائے۔ اس کرہ میں کمال اور ہی ہے رسل یا تقدیر کا پھیر سے کہتے ہیں کہ بنی ہوئی چھانی کو خریداروں کی کمی تو تھی ہی اسنے ایک بازاری طوائف سے بیاہ کیا مگر ان کے ہاں [illegible] آ گیا ایسا مگر وہ تھی وحشی۔ بیچتری سے جو آئی تو فوجداری کچہری کے تاوے لگانے لگی۔

کسا دبازاری کے جھٹکوں سے پھکا بھی خالی گیا۔ دیکھیے اب کون سا روغ پر پڑتے نکالتا ہے۔ واقعات بہت ہیں انشاء اللہ [illegible] فرصت دیکھا جائے گا۔

راقم
شعلہ جوالہ

رہ نوردان دنیا
چندیں شکل برائے اکل

جناب واعظ کدھر کا قصد ہے؟

"حضرت کیا عرض کروں کیا آپ نہیں جانتے ہیں۔ میں نور روزانہ جاتا ہے پہاڑ ہر جمعہ مسجد کے منبر پر وعظ کہتا ہوں۔ یہی پیشہ ہے یہی شغل ہے"

"بجا ارشاد ہوا۔ مگر تصور ساعت آنکھوں میں حضور کی تصویر ہے۔ یا یعنی کہ جو کچھ دکھنا چاہیے تھا وہ حضور کو قرآن میں سوجھا حدیث میں نہ کتب اخلاق میں۔ آپ کو منشا رغبت اصلاح دنیا ہے مگر اصلاح کے لیے نیک دلی اور حسن نیت اور خلوص کی ضرورت ہے پر سوں حضور نے وعظ کہتے کہتے اپنے شرے ہوئے ماہ رسانے کی [illegible] جیسی گزشتہ تعویذ لونے ڈکے [illegible] عمل نزالی کی

ترکیبیں درج ہیں۔ وہ خدا خیر کرے۔ دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے والا لٹیرا، ہاں، حافظا بگذشتہ کا تعویذ اٹھا رکھنے والا اور اچھے بھلے دلوں کو بد اعتقادی کی طرف متوجہ کرنے والا واعظ ہے یا گمراہ کن! واعظ نام ہے ان لوگوں کا جنھیں خدا کی محبت کی جہت سے مخلوق کے ساتھ خاص محبت ہو

بر زبان اللہ و در دل گاؤ خر
این چنیں تسبیح کے دارد اثر

حضرت آپ منبر کے اوپر سے بد پرہیز فرمائیں دو چار کے سنبھل پر کہتے ہیں "نہی جی مجھو میاں شمّو کرتا تھا" اب آپ ہی فرمائیے کہ غلط راہ چلنے والے سے اگر کوئی پوچھے کہ میاں کدھر چلے۔ تو سوال صحیح یا نہیں۔ میں پھر پوچھتا ہوں حضرت کدھر کا قصد ہے آپ صاف صاف کہہ دیجیے "آدھ سیر آٹے کی فکر میں اور اپنا ایمان بگاڑنے والوں کی تلاش میں"

جناب مجسٹریٹ صاحب کدھر کا قصد ہے؟

"خوب ہے بھی ایک ہی ہوئی کیا آپ نہیں جانتے کہ دس بج چکے ہیں کچہری کا وقت ہے آج ایک سخت اور پیچیدہ معاملہ پر انصاف کروں گا میں تو انصاف ہی کی روٹی کھاتا ہوں"

بلے اصلاح کہ مردم بہ کار دو بار روند
پاکستان کچہری بسوئے بام [illegible] روند

"ایک بڑے مجرم کو سزا دلانی ہے اس کمبخت نے غضب کیا سڑک پر پیشاب کر دیا اور اب سرٹیفکٹ پیش کر کے عذر کرتا ہے کہ بیمار ہوں سلس البول کا عارضہ ہے مثانہ کمزور ہے پانی پیا تھا نالی صاف ہونے کی وجہ سے حلق کے حوض میں اترتے ہی سیدھا خزانہ میں پہنچا اور خزانہ سے نکل کے مثانے کے فوارے سے نکل پڑا۔ اگلے وقتوں کا فوارہ ہے مجبوراً تو چھوٹا اب کب رکتا ہے۔ انصاف کا مقتضی یہ ہے کہ پوری سزا دی جائے"

"سبحان اللہ الحق انصاف یہی ہے کہ وہ خواہ کیسا ہی اور کوئی عذر قبول نہ کیجیے بے وقت ثروت کا تقاضا مروت سے کم نہ ہونا چاہیے یہ تو مجھے بھی سوجھائی دیتا ہے کہ حضور کے کا فذروں کا ٹکس لگوا دی ہے"



مختلف جماعتوں کی ٹے ٹے۔ ریز کا تماشا۔ مٹھوستان پونا

—— ست گوردت رام چرن دانا"

—— صبح تو خدا اور خدا کا رسول ہے تو غافل نہ ہو اور خدا کو نہ بھول۔ پڑھو مٹھو میاں۔ میاں کا پیارا پیارا مٹھو"

—— ہیرامن طوطے۔ پہاڑی طوطے۔ ٹے ٹے ٹے ٹے۔ لال لال چونچ۔ ہرے ہرے پنکھ۔ آٹا دو آٹا دو ——"

میاں طالب علم کدھر جاتے ہو

— واہ قبلہ بھلا جب آپ دیکھ رہے ہیں کہ ساتھ کالج سے واقعی میرا بچ ہے ہاتھ میں کتابیں ہیں۔ تمسخر بگھر رہی ہے تو خود ہی اپنے دل کو جواب دے لیجئے؟

— ہاں میاں سچ ہے یہ تھی پوچھ بیٹھا مگر یہ تو بتاؤ کس درجہ میں پڑھتے ہو کب فراغت ہو گی فارغ التحصیل ہونے کے بعد علم سے کیا کام لو گے؟؟

— واہ یہ سوال پہلے سوال سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اے حضرت کوئی پڑھتا لکھتا ہے تو کس لیے۔ ڈگری لینگے وکالت کرینگے دفتروں میں حساب کتاب لکھیں گے۔ ایک سال بی اے کا امتحان دیں گے انشاءاللہ دیکھیے گا کتنی ترقی کرتے ہیں؟

خدا اس دو کے۔ پروان چڑھو۔ آباد رہو۔ مگر تعلیم کا حاصل یہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو تمہاری عقل سے تو اس عقل کی عقل بہتر ہے جو کہتا ہے

جو کھیلیں گے کودیں گے ہونگے نواب
پڑھینگے لکھینگے تو ہوں گے خراب

(نا تمام)

راقم

کربینا

نقد الف

ناموس ملت

خادم علی خاں صاحب لکھنو۔ ڈسٹرکٹ بورڈ گونڈہ نے ایک مختصر رسالہ پردہ نسواں کے مسئلہ پر جو آجکل زور شور سے اچھل رہا ہے شائع کیا ہے۔ ہاں اسکی کوئی قیمت نہیں یا یوں کہیے کہ بے بہا ہے

ہم نے یہ رسالہ بوالہوسین کی خدمت میں بھیجا ہے وہ دیکھیں گی تو بہت خوش ہونگی کہ اتنے پڑھے لکھوں میں ایک تو انکا ہم زباں نکلا جو پردہ داری کو رواج اسلامی خیال کرتا ہے۔ اپنی عورتوں کو یہ کہہ کے خوش خلافت کرلے پر راضی نہیں کہ رسول کی گھروالیاں بھی یہی کرتی تھیں۔

ہم نے یہ پمفلٹ دیکھا خوب لکھا ہے اسوجہ سے نہیں کہ انجناب پرانے خیال کے آدمی ہیں۔ ایک

ہاں میں ہاں ملانے والا جو ملگیا تو لگے ہاتھ ہمنی تعریف کے پل باندھنے۔ ابھی محنت تو یہی آپ خود منگا کے دیکھ لیجئے۔ طرز بیان مرغوب ہے فقط

مضامین چکبست

انڈین پریس الہ آباد نے پنڈت برج نارائن چکبست کے انتقال کے بعد پہلے اُن کا نظم کلام شائع کیا تھا اب نثر مضامین کا مجموعہ شائع کیا ہے۔ پنڈت صاحب کو اردو زبان سے خاص الفت تھی مشاعرہ کرتے تھے۔ اور ادبی رسائل کا مطالعہ جزو زندگی سمجھتے تھے۔ انکے اردو تحریر میں باوجود انگریزی کے فاضل ہونے کے انگریزیت کی بو نہیں آتی تھی یعنی وہ ٹھیٹ انگریزی محاورات کا ترجمہ مثلاً "لطف تبسم" اردو میں کھپانے سے احتراز کرتے تھے اسیوجہ سے جو روانی سلاست انکے مضامین میں ہے وہ کم انگریزی پڑھے ہوؤں کی تحریر میں پائی جاتی ہے۔ انھوں نے ایسی غذا ہم پہنچائی ہے جسے اردو کا معدہ بآسانی ہضم کر سکتا ہے اور یہ بڑی بات ہے۔ ۲۴۴ صفحہ کی کتاب ہے واضح خط ہے سفید کاغذ ہے عمدہ قیمت ہے۔

پنڈت صاحب کو اودھ پنچ سے خاص الفت تھی اس کتاب میں کئی جگہ اودھ پنچ کا ذکر ہے اور اسکے پرانے مضمون نگاروں کے مختصر حالات بھی ہیں۔ اور انھیں کے ذیل میں اردو ادب پر جابجا نظر کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ کتاب ضرور مقبول ہو گی۔ مثنوی گلزار نسیم کا دیباچہ انھوں نے بہت محنت سے لکھا تھا وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جو مضامین انھوں نے اودھ پنچ میں مصنوعی اور فرضی نام سے لکھے تھے انھیں مؤلف نے ترک کر دیا۔ اگر مؤلف صاحب ہم سے پوچھتے تو ہم انھیں بتا دیتے۔ اودھ پنچ میں "سیوۂ تیغ است نصیب خرد" کے عنوان سے جو سلسلہ مضمون شائع ہوا ہے وہ انھیں کے زور قلم کا نتیجہ ہے اور بھی مضمون ہیں فقط۔

غزل برطرح مشاعرہ انجمن اصلاح الادب

از نتیجہ فکر جناب سید زوار حسین صاحب حریف

جب اپنے بانکپن کا ساماں دیکھ لیتے ہیں
تو کس حیرت سے جنبش سوئے ارماں دیکھ لیتے ہیں

انھیں ہم جانتے ہیں وحشت دل کی زندگی ساقی
کسی کھورے پہ جب کی تلیاں دیکھ لیتے ہیں

قفس سے آکے باہر پھیرتے ہیں اپنی آنکھوں کو
سوئے صحرا جو قبر اور گلیاں دیکھ لیتے ہیں

کناروں سے سبق لیں رہروان جادۂ دنیا
کہ ہر جا لالہ گردہ رہنما یاں دیکھ لیتے ہیں

محبت میں جتا ہے عاشقوں کا ذکی کلا کو
لب جب ترا جاوز نخداں دیکھ لیتے ہیں

بمجبوری سوال وصل لینا پڑتا ہے واپس
اُنھیں ہم کھینچتے جب وقت گڑیاں دیکھ لیتے ہیں

یہ اپنی حریت کی حد ہوئی ہے جوش وحشت میں
کہ ناوک کھینچے اب لوگ عریاں دیکھ لیتے ہیں

حریف آساں نہیں چھپنا تمہارا بزم میں انکی
یہ شاعر پھیر کر اپنی کنکھیاں دیکھ لیتے ہیں

حکایت و معذرت

ایک حکیم کو کسی بادشاہ نے بجرم مخالفت قانون ہتھکڑی بیڑی پہنا کے کال کوٹھری میں بند کر دیا بادشاہ سلامت سمجھتے تھے کہ آزادی چھن جانے کے غم میں حکیم صاحب گھل گھل کے جلد دو تپ دق ہو جائیں گے مگر چند روز کے بعد جو انھوں نے قیدخانے کا معائنہ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ دیوار زندان اسکول کی سیاہ تختہ ہے اس پر مختلف اشکال اقلیدسی و ہندسی بنے ہوئے ہیں۔ حکیم صاحب انکے حل کرنے میں بفراغت مصروف ہیں۔ چہرے پر پہلے سے زیادہ خون کی سرخی ہے۔ سمجھے کہ ارے یہ تو قید نے الٹا اثر کیا۔ خیال تھا کہ مارے تنہائی و ندامت حکیم صاحب کو معافی مانگنے پر مجبور کرینگے یہاں معاملہ برعکس ہے۔ پوچھا کہیے حکیم صاحب مزاج کیسا ہے اب بھی آپ ایجاب کی مخالفت پر مُصِر ہیں

پڑھانے کو مستعد رہتے تھے۔ منزل کو پہونچے! حکیم صاحب کو تاؤ چڑھا کہنے لگا۔ کیا بکتا ہے تو کیا نہیں جانتا آزادی ہے اہل علم و حکمت خدا سے زیادہ ناطقہ دعا کو ہیں مجھے بے تعصب بن مانگے مل گئی جا اپنا کام کر۔ کہنے کو تو حکیم صاحب عقل کے پتلے تھے مگر ہم سے پوچھیے تو ہم یہی کہیں گے کہ نرے گاؤدی تھے اُنھوں نے خود اپنے پھانسنے کی تدبیر تیار کی یا سمجھ کر حبیب خلال کا رقعہ بادشاہ کو سکھا دیا جل شیطانی کی طرف سے فرمان صادر ہوا کہ ایک مجنون کو حکیم صاحب کے حبس میں جگہ دی جائے۔ تنہا شہر سے باہر جنگل میں زاغ و بلبل بچے اور بندر کا ساتھ جو ہوا تو چار ہی دن میں ساری حکمت تشریف لے گئی اور اُسی کے ساتھ ہیکڑی بھی۔ خدا کے لیے معاف کیجیے میں باز آیا!

خاکسار اڈیٹر کا بھی حال یہی ہے۔ تنہائی تھی اور تنہائی میں مگن تھا دفعۃً ایک ماؤف الدماغ حضرت کی تیمارداری سر پڑی بھلا اقلیدس کی شکلیں اب کیونکر حل ہوں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ اودھ پنچ وقت پر شائع ہو تاخیر و تعویق کا زخم ڈبل نمبر کا پھاہا رکھ کے مندمل کیا جائے۔ التماس دعا

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ذری سی تو بات ہے صرف چار

ڈونگر کے انوکھے نواب کی نسبت سُنا گیا کہ وہ گورے چڑے کی بھرتی ریاست میں کر رہے ہیں اس افواہ پر ہمارے دوست میاں حقیقت صاحب تحریر فرماتے ہیں "یہ بالکل غلط صرف چار انگریز ہیں" پی منڈ کی سڑک پر بیٹھی تھیں ہاتھی کے پاؤں کی جھنجھ میں آگئیں لوگوں نے کہا چلیں چلیں پی منڈ کی چلیں حسن اتفاق سے پاؤں بھر ہو گئیں پڑا پی منڈ کی بچ گئیں جب شکر کے بولیں چلیے تو اور تیرے ہوتے سوتے میں تو اپنا کولا دبواتی تھی" ہو سکتا ہے کہ یہ بدنام نواب شہر بیٹے کے بیچ کی طرح گوری چٹی چادر میں چنا جی کی سیاہی چھپائے اور توجہ پڑنے پہ منڈ کی کی طرح کمر کولا دبوانے کا بہانہ کرے مگر حقیقت کو اور یہی ہے۔ اور حضرت حقیقت کو جواب اُس سائیس کے نوکر کے جواب سے ماخوذ ہے جو پیرانک نے اعتراض کیا تھا ڈانک نے کہا اپنے اندر سے دودھ میں مکھی ڈال لایا؟ نوکر بولا "حضور! دڑی کو تو دودھ ملتا نہیں اور کہیں گے مکھی نہیں ہاتھی ڈال لاؤ؟" وہ بھی ڈانک ہے چھوٹی سی ریاست یعنی دڑی کے دودھ کا کٹورا۔ اس میں مکھی کی جگہ ہاتھی کیونکر سمائے۔

سیب چٹائی دوربین اور سائمن کمیٹی

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کی بیٹی حقیقتی بیگم [illegible] لڑکی تھی خوبصورت اور بادشاہ سلامت کے تینوں شہزادے اس شمع کے پروانے تھے۔ بادشاہ کے لیے ایک پر دوسرے کو ترجیح دینا مشکل تھا آخر اُنھوں نے کہا کہ جو تم میں سے کوئی عجیب چیز مجھے نذر دے اُسی کے ساتھ شہزادی کی شادی ہوگی۔ شرط پر سب راضی ہو کے شہرت تجارت کی تلاش میں نکل گئے ایک مقام مقرر کر لیا کہ وہیں تینوں مل جائینگے۔ ایک کے ہاتھ سیب لگا جسکی خاصیت یہ تھی کہ جاں بلب مریض بھی سونگھے تو بیماری سے نجات مل جائے۔ دوسرے نے چٹائی پائی جسکا فعل [illegible] طی الارض، بیٹھے نیت کی اور آنا فانا دور سے آفتاب میں پہونچ گئے۔ تیسرے صاحب دوربین لائے جو حقیقت میں جہاں بین تھی اور نیت کی کہ فلاں شخص کس حال میں ہے اور تصویر بعینہ مثال دکھا دیگی! اسی جا کہ اُس پر شاہزادوں کا ذخیرہ تھا یونیت کی کہ بجز شہزادی کے باقی دوسری [illegible] چیزوں کو نابود کر دیا تو آپ جانیے عاشقوں کا اشتیاق تینوں شاہزادوں نے دور سے معشوق کی خبر پائی تھی [illegible] کی سعت معلوم ہوتے ہی دوربین سے دیدار کا شوق ہوا۔ نیت کرتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ شہزادی بیمار ہے طبیب پلنگ کے گرد بیٹھے ہیں۔ سانس پھنسی جا رہی ہے تینوں بھائی چٹائی پر بیٹھے اور پلک جھپکتے گھر پہنچ گئے طلسمی سیب سونگھتے ہی شہزادی ہنستی کھیلتی ہوگئی مگر مقدمہ ہو گیا ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ زوجیت میری ہو حال منکشف دوسرا بولا کہ ہاں چٹائی نہ ہوتی تو سب دھرا رہ جاتے۔ تیسرے صاحب بولے [illegible] اتفاق پیش فرمائی گئی کہ وہ سب صحیح مگر جو سیب نہ ہوتا تو قصہ ہی ختم تھا۔

سچ پوچھیے تو یہ تینوں طلسمی چیزیں عجیب و غریب اپنے فائدے میں کامل۔ ہندوستان نے سال کی اعلیٰ ترین چٹائی ہے اور یہ سیب سیمانی دکھائی جس طرح بادشاہ کی چکر میں پھنس گیا تھا اسی طرح ہمارے دوست سائمن بھی پھنس گئے ابھی تو اقبال یہ نصیب ہے کہ [illegible] کا جواب بن جاتا ہے۔ تمام ہندوستانی اپنی غرض کے عاشق ہیں غرض ہے پیار۔ دیکھیے قرعہ کس کے نام نکلتا ہے آثار تو یہ ہیں کہ ہندوستان کے دشمن ولایت میں بکثرت ہیں انکا شمار بھی عشاق غرض میں ہے۔ یہ دوربین واقعیت شناس آل انڈیا پارٹیز کانفرنس کا سیب مسیحا دم رپورٹ مردہ زندہ کرے تب بھی دوربین والوں کی فتح کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔

پڑھیں فارسی بیچیں تیل

اگر شاہ سابق فارس احمد علی معزول سلطنت بیچارے امریکہ تیل اور عطر کی دکان پر تجارت کرنے میں بر حق ہیں تو ہمارے دوست نواب مقدر پیچھے لارڈ برکن ہیڈ بھی مسند وزارت ہند پر عمر کے اختیار تو لیپی انتظار کرنے میں ان قابل ملامت نہیں۔ خبر گرم ہے کہ آپ عنقریب مصداق ۵ پیچھے مسند وزارت کی نیچے ہم بیٹھے بوریے پر بیٹھے ہیں تالیں کو ٹھکرا دینگے

نورتن بیچ کھا لینا تو نام وزارت ہند سے رخصت ہوا ہندوستان کا مقدر تو ہے اُس غلام کا سا ہے جسے آقا نے پیٹ بھر کر کڑوی روٹی دی تو دوسرے نے جوتی کھلوائیں نے سر منڈوا کے پرانا بنایا اور صبح و شام کو [illegible] اور دو بجے جو گھرے آدھ پاؤ آقا زادہ [illegible] لوگوں نے پوچھا کیوں جی اب کوئی آقا ہو گئے کیا نہیں دریافت کیا کیوں؟ جواب دیا کہ شاید کوئی ایسا ہے جو سر پر نہیں آنکھوں کے گڑھوں میں تیل بھر کے جلائے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ غلام کہہ سکتا تھا [illegible] ہندوستان کی حکومت یا ہندوستان کی آزادی [illegible] وزیر ہند کے تصرف میں دخل دینے کا حق نہیں رکھتی۔ ہندوستان میں اخبار نویس کا دوسرا لقب ہے: جھینگا پہلوان معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] وزارت ہند میں [illegible] لارڈ برکن ہیڈ [illegible]